© rasailojaraid.com

مجلس احرار اسلام

۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو لاہور میں تحریک آزادی اور تحریک خلافت کے راہنما حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ چودھری افضل حقؒ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ شیخ حسام الدینؒ غازی عبد الرحمٰن امرتسریؒ مولانا مظہر علی اظہرؒ مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ اور مولانا ظفر علی خانؒ جیسے سر بکف وجانباز مجاہدوں نے "مجلس احرار اسلام ہند" کے نام سے ایک نئی اسلامی، انقلابی جماعت کی بنیاد رکھی۔ قیام جماعت کے قریباً تین ماہ بعد مارچ ۱۹۳۰ء میں اسلامیہ کالج لاہور کی گراؤنڈ میں مفکر احرار چودھری افضل حق کی زیر صدارت مجلس احرار اسلام ہند کا پہلا جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں خطیب الامت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے بحیثیت امیر جماعت خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے جداگانہ حقوق، جداگانہ انتخابات اور جداگانہ دینی وقومی تنظیم کی مستقل ضرورت کے عنوان سے عوام کو تعاون کی دعوت دی۔

تحریک کشمیر

تھوڑے ہی عرصہ بعد تحریک کشمیر کا آغاز ہو گیا۔ کشمیری قوم نسل در نسل غلام چلی آ رہی تھی۔ یہاں کے باسیوں سے مہاراجہ کے کارندے جانوروں سے بدتر سلوک روا رکھتے۔ غریب بچیوں کی عصمتیں غیر محفوظ، معاشی طور پر فاقہ کشی کی حالت میں وقت کاٹنے والے ایتھوپیا کے باشندے دکھائی دیتے۔ کشمیری اقوام میں مسلمان سب سے زیادہ مظلوم تھے۔ انتہا یہ کہ ایک مسلمان ملازم کے ہاتھوں سے قرآن پاک چھین کر حاکم بدبخت کوڑے پر پھینک دیا گیا۔ یہ حالات وواقعات جب ریاست سے باہر آئے تو ہر باشعور کے دل ودماغ غیظ وغضب سے لبریز ہو گئے۔ ادھر انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزائی گروہ حالات کو بھانپ کر کشمیری عوام کی ہمدردی کے نام پر سادہ لوح اور ان پڑھ مسلمانوں کی متاع ایمان کو لوٹنے کے لیے کشمیر میں داخل ہو گیا۔ نام نہاد کشمیر کمیٹی تشکیل دے کر ارتداد پھیلانے لگا۔ ان حالات کی وجہ سے کشمیر میں مسلم عوام کی مدد ونصرت اور بھی زیادہ ضروری امر ہو گیا۔ چنانچہ مجلس احرار اسلام اس آتش نمرود میں اللہ [illegible] پورے ملک میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈوگرہ مظالم کے خلاف ایک آگ لگا دی۔ مسلمانوں کو جذبہ جہاد کا اک ولولہ تازہ دیا۔ اس موقع پر احرار کو دوہری جنگ لڑنا پڑی۔ ریاست میں ڈوگرہ راج کے خلاف اور باہر انگریز سامراج سے۔ چند ہی دنوں میں جیلیں احرار رضا کاروں سے بھر گئیں۔ چھ ماہ کے عرصہ میں کم وبیش پچاس ہزار رضا کار گرفتار ہوئے۔ تمام اکابر جیلوں میں چلے گئے۔ صرف چودھری افضل حق اپنی علالت کے باعث بچ رہے تھے چنانچہ انہوں نے باقی اکابر کی عدم موجودگی میں بستر علالت سے ہی تحریک کشمیر کی راہنمائی کی اور اسے کامیابی سے ہمکنار کیا۔

تحریکات

مجلس احرار اسلام نے اب تک جو تحاریک برپا کیں یا جن میں سرگرم کردار ادا کیا' وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) تحریک تحفظ ناموس رسالت (سد باب فتنہ شاتم رسول راجپال) ۱۹۲۷ء (۲) تحریک تحفظ ناموس رسالت (سد باب فتنہ شاتم رسول انگریز پرنسپل مغل پورہ میکلیگن کالج لاہور) ۱۹۳۰ء (۳) تحریک آزادی کشمیر ۱۹۳۱ء' ۱۹۳۲ء (۴) تحریک استقلال مسلمانان کپور تھلہ ۱۹۳۳ء (۵) تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۳۴ء (۶) تحریک خدمت خلق وامداد زلزلہ زدگان کوئٹہ ۱۹۳۵ء (۷) تحریک تحفظ مسجد شہید گنج ۱۹۳۵ء' ۱۹۳۶ء (۸) تحریک آزادی فلسطین ۱۹۳۶ء (۹) تحریک مدح صحابہ لکھنؤ ۱۹۳۶ء' ۱۹۳۷ء (۱۰) تحریک استقلال مسلمانان ریاست ہند جیند ۱۹۳۷ء (۱۱) تحریک بحالی حقوق مسلمانان ریاست بہاولپور ۱۹۳۸ء (۱۲) تحریک تحفظ مسجد منزل گاہ سکھر ۱۹۳۹ء (۱۳) تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ (۱۴) تحریک خدمت خلق وامداد قحط زدگان بنگال ۱۹۴۲ء (۱۵) تحریک اقامت حکومت الٰہیہ ۱۹۴۳ء (۱۶) تحریک خدمت خلق وامداد مسلمانان ستم زدگان فسادات بہار ۱۹۴۶ء (۱۷) تحریک استحکام پاکستان جنوری ۱۹۴۸ء (۱۸) تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء (۱۹) تحریک تحفظ ناموس صحابہ وذکر معاویہؓ ۱۹۵۳ء (۲۰) تحریک خدمت خلق وطبی امداد ۱۹۶۷ء (۲۱) تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء۔ ان میں سے ہر تحریک مستقل تفصیلات کی متقاضی ہے۔

مجلس احرار اسلام نے بڑے بڑے شعلہ بیاں اور آتش بجاں مقرر پیدا کیے۔ اکابر احرار میں خطیب الامت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' چودھری افضل حق' شیخ حسام الدین' ماسٹر تاج الدین انصاری' آغا شورش کاشمیری' مولانا گل شیر شہید' مولانا احسن عثمانی'

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا عبد القیوم پوپلزئی، مولانا عبد القیوم کانپوری، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا مظہر علی اظہر، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا عبد الرحمٰن میانوی اور احرار شعراء میں خواجہ عبد الرحیم عاجز، سائیں محمد حیات پسروری، جانباز مرزا، جوہر جہلمی، حافظ عبد الرحمٰن نادم، علامہ انور صابری، محمد ابراہیم خادم، سید امین گیلانی۔ یہ لوگ احرار کانفرنسوں میں اپنی باغیانہ نظموں، ترانوں اور نغموں سے عوام کے دلوں میں جوش وولولہ پیدا کرتے اور انہیں تلاطم خیز بنا دیتے۔

مجلس احرار اسلام کی امارت پر بالترتیب یہ حضرات فائز رہے: حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا مظہر علی اظہر، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا عبید اللہ احرار، ملک عبد الغفور انوری، مولانا سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری، مرزا محمد حسن چغتائی اور مولانا عبد الحق چوہان، رحمھم اللہ اجمعین۔

صحافتی میدان میں بھی مجلس احرار نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ قیام پاکستان سے قبل لاہور سے روزنامہ مجاہد، روزنامہ آزاد، سہارنپور سے روزنامہ الفضل، پشاور سے روزنامہ احرار شائع ہوتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد روزنامہ الاحرار، روزنامہ نوائے پاکستان، سہ روزہ مزدور، سہ ماہی مستقبل اور غریب، پندرہ روزہ الاحرار اور ہفت روزہ تحریک نے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اب ملتان سے ماہنامہ نقیب ختم نبوت مجلس احرار اسلام کے نقیب و آرگن کی حیثیت سے شائع ہو رہا ہے۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

رواداری کا مطلب دراصل دوسروں کی رعایت کرنا ہے۔ اجتماعی زندگی میں لازمی طور پر ایک اور دوسرے کے درمیان اختلافات پیش آتے ہیں۔ مذہب، کلچر، رواج اور ذاتی ذوق کا فرق ہر سماج میں باقی رہتا ہے۔ ایسی حالت میں اعلیٰ انسانی طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اصول پر قائم رہتے ہوئے دوسرے کے ساتھ رعایت اور توسع کا طریقہ اختیار کرے۔ وہ اپنی ذات کے معاملہ میں اصول پسند ہو مگر دوسرے کے معاملہ میں روادار۔ وہ اپنے آپ کو معیار کی روشنی میں جانچے مگر جب دوسروں کا معاملہ ہو تو وہ رواداری اور وسعت ظرف کا طریقہ اختیار کرے۔ یہ رواداری انسانی شرافت کا لازمی تقاضا ہے۔ اسلام آدمی کے اندر یہی اعلیٰ شرافت پیدا کرتا ہے۔ (مولانا وحید الدین خان)

© rasailojaraid.com